سوال

(57) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعض صحابہ کرام کو مسجد میں دفن کرنے کی حکمت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب یہ معلوم ہے کہ مردوں کو مسجد میں دفن کرنا جائز نہیں اور جس مسجد میں قبر ہو اس میں نماز پڑھنا جائز نہیں تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی قبروں کو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل کرنے کی کیا حکمت ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

لعنة اللہ علی الیھود والنصاريٰ اتخذوا قبور انبیائھم مساجد

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المساجد علی القبور ح : 1330 صحیح مسلم کتاب المساجد باب النھی عن بناء المسجد۔۔۔ ح :529 وسنن نسائی رقم :704 واحمد فی المسند 5/604 وموطا امام مالک کتاب نصر الصلاۃ فی السفر رقم :85)

''یہود ونصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہ انہوں نے اپنے نبیوں ؑ کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔

اسی طرح یہ بھی حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

لرتا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنیة راتاھا بارض الحبشیة ومافیھا من الصور فقال صلی اللہ علیہ وسلم اولئک اذامات فیھم الرجل الصالح بنوا علی قبرہ مسجدا وصوروافیہ تلک الصور اولئک شرار الخلق عند اللہ

(صحیح البخاری کتاب الصلاۃ باب قبش القبور مشرکی ح : 427۔437۔3878 ومسلم فی الصحیح رقم :528 والنسائی فی المجتبیٰ 2/41 واحمد فی المسند 51/6 ابو یعلیٰ فی المسند رقم :4629 وابن خزیمہ فی الصحیح رقم :790)

حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک گرجے کا ذکر کیا جسے انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا اور اس میں بنی ہوئی تصویریں بھی دیکھی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی نیک آدمی فوت ہوتا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنالیتے تھے اور اس میں پھر تصویریں بھی بناتے ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ لوگ ساری مخلوق سے

بدترین ہیں۔

اللہ قد اتخذنی خلیلا کما اتخذ ابراہیم خلیلا ولو کنت متخذا من امتی خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان من کان قبلکم کانوا یتخذون قبور انبیائھم وصالحیھم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد فانی انھاکم عنہ ذلک ((صحیح مسلم)

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وفات سے پانچ دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''میں اللہ تعالی کی جناب (بارگاہ) میں اس بات سے اظہار برات کرتا ہوں کہ تم میں سے میرا کوئی خلیل ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس نے اپنا خلیل بنا لیا تھا۔ اگر میں نے امت میں سے کسی کو اپنا خلیل (بے حد گہرا دوست) بنانا ہوتا تو ابو بکر کو اپنا خلیل بناتا۔ لوگو! آگاہ رہو کہ تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں اور ولیوں کی قبروں پر مسجدیں بنالیتے تھے لہذا تم ایسا نہ کرنا، قبروں پر مسجدیں نہ بنانا میں تم کو اس سے منع کرتا ہوں۔''

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

انہ نہی ان تجصص القبر وان یقعد علیہ وان یبنی علیہ

(صحیح مسلم کتاب الجنائزح :970)

''نبی کریم ﷺ نے قبر کو چونا گچ (پختہ) کرنے اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔''

یہ احادیث اراس مفہوم کی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں۔ کہ قبروں پر مسجدیں بنانا حرام ہے۔ اور ایسا کرنے والوں پر آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ اس طرح یہ احادیث اس بات پر بھی دلالت کرتی ہیں۔ کہ قبروں پر عمارتیں بنانا قبے تعمیر کرنا اور انھیں چوناگچ کرنا حرام ہے۔ کیونکہ یہ شرک اور غیر اللہ کی عبادت کے اسباب میں سے ہے۔ جیسے کہ قدیم وجدید دور کی تاریخ شاہد ہے۔ لہذا دنیا بھر کے مسلمانوں پر یہ واجب ہے۔ کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے قبروں پر عمارت بنانے قبروں کو مسجد بنانے ان پر قبے تعمیر کرنے انہیں چوناگچ کرنے اور ان پر چراغ جلانے سے جو منع فرمایا ہے۔ اس سے اور دیگر کاموں سے اجتناب کریں۔ جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اور اکثر لوگ جو کچھ کررہے ہیں۔ اس سے فریب خوردہ نہ ہوں۔ کیونکہ حق تو مومن کی متاع گمشدہ ہے۔ وہ جب بھی اسے پاتا ہے لے لیتا ہے۔ اور حق کتاب وسنت کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے۔ لوگوں کے آراء اور اعمال سے نہیں اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے صاحبین رضوان اللہ عنہم اجمعین کی تدفین مسجد میں عمل نہیں آئی تھی۔ بلکہ ان مقدس ہستیوں کی تدفین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ میں ہوئی تھی۔

جب ولید بن عبدلملک کے عہد میں مسجد نبوی میں توسیع ہوئی۔ تو پہلی صدی ہجری کے آخر میں حجرہ کو مسجد میں داخل کردیا گیا۔ لہذا ولید کا یہ عمل مسجد میں دفن کے حکم میں نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صاحبین رضوان اللہ عنہم اجمعین کو ارض مسجد کی طرف منتقل نہیں کیا گیا۔ بلکہ مسجد میں توسیع کے پیش نظر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس حجرے کو جس میں آپ مدفون تھے مسجد میں داخل کردیا گیا۔ لہذا یہ عمل کسی کے لئے قبروں پر عمارت بنانے کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتا یا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ قبروں پر مسجدیں بنانا مسجدوں میں دفن کرنا جائز ہے۔ کیونکہ یہ صحیح احادیث جو میں ن ابھی زکر کی ہیں۔ ان سے ان سب باتوں کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کی صحیح سنت کے خلاف ولید کا عمل کسی کے لئے حجت نہیں ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم